USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

ماہنامہ اکتوبر

2023

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

اکتوبر 2023 ربیع الاول۔ربیع الثانی 1445ھ

Monthly e-Mag for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارف کتاب
- تاریخ

القرآن

اور تم سب اللہ کی بندگی کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو کے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بے شک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، فخر کرنے والا ہو۔

(النسآء۔ آیت ۳۶)

الحدیث

لوگوں میں بہترین وہ ہے جو دوسرے لوگوں کے لیے زیادہ نفع بخش ہو۔

(الصحیحہ ۹۰۶، صحیح الترغیب الترھیب:۲۶۲۳)

انسانیت کی خدمت، اسلام کی بنیادی تعلیم

والدین کی حیثیت سے ہم سب ایسے بچوں کی پرورش کا خواب دیکھتے ہیں جو نہ صرف اپنی تعلیم اور کیریئر میں مہارت حاصل کریں بلکہ معاشرے میں بھی مثبت کردار ادا کریں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے بہترین طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں میں خدمت کا جذبہ پیدا کریں۔ انسانیت کی خدمت ایک بنیادی اسلامی قدر ہے جو ہمدردی اور خیر خواہی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

بچوں میں خدمت خلق کے جذبے کو پروان چڑھانے کے فائدے:

ہمارے بچوں کو خدمت کی اہمیت سکھانے سے ان کے کردار کی نا صرف بہترین نشوونما ممکن ہے بلکہ مجموعی طور پر ان میں خوشی کے گہرے اثرات بھی مرتب ہوسکتے ہیں۔ جیسے کہ

☆شکر گزاری کے جذبات پیدا ہونا:

ضرورت مندوں کی خدمت کرنا بچوں کو ان کی زندگیوں میں موجود نعمتوں کی یاد دلاتا ہے۔ یہ ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ جو کچھ ان کے پاس ہے اس کے لئے شکر گزار ہوں اور دوسروں کے ساتھ اپنی کثرتِ نعمتوں کا اشتراک کریں۔

☆ذمہ داری کو فروغ دینا:

خدمت کی ذمہ داریوں کو سنبھالنا بچوں کو جوابدہ اور قابلِ اعتماد ہونا سکھاتا ہے۔ وہ اپنے وعدوں پر عمل کرنا سیکھتے ہیں، جو زندگی کی ایک اہم مہارت ہے۔

☆خود اعتمادی کی تعمیر :

دوسروں پر ان کی خدمت کے مثبت اثرات کا مشاہدہ کرنے سے بچوں کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆روحانی نشوونما:

دوسروں کی خدمت کرنا اسلامی اقدار سے مطابقت رکھتا ہے جو کہ بچے کے روحانی تعلق کو گہرا کرسکتا ہے۔ یہ انہیں زمین اور اس کے باشندوں کی دیکھ بھال کرنے والے کی حیثیت سے اپنا فرض پورا کرنے پر ابھارتا ہے۔

آیئے درج ذیل طریقوں سے اپنے بچوں کو انسانیت کی خدمت کا خوگر بنائیں !

☆خود کو بطورِ نمونہ پیش کیجیے:

بچے مثال سے سیکھتے ہیں. اپنی روزمرہ کی زندگی میں رحم دلی ، نرمی ، مہربانی اور خدمت کے کاموں کا مظاہرہ کریں۔ انہیں دکھائیں کہ دوسروں کی مدد کرنا آپ کی اقدار کا ایک فطری حصہ ہے۔

☆ایک ساتھ رضاکار:

مقامی خیراتی اداروں، رفاہی اداروں ، فوڈ بینکوں، یا پناہ گاہوں میں ایک خاندان کے طور پر رضاکارانہ مواقع تلاش کریں۔ ایک ساتھ سرگرمیوں میں مشغول ہونا خاندانی تعلقات کو مضبوط کرتا ہے اور خدمت کی اہمیت کو تقویت دیتا ہے۔

☆اسلامی تعلیمات پر بچوں سے گُفتگو کریں:

خدمت سے متعلق اسلامی اصولوں کی وضاحت کے لئے وقت نکالیں۔ قرآن اور احادیث سے ایسی کہانیاں اور واقعات شیئر کریں جو دوسروں کی مدد کرنے کی فضیلت پر زور دیتی ہیں۔

☆گھر میں صدقہ باکس رکھیں :

اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی جیب خرچ کا ایک حصہ خیرات کے لئے رکھیں۔ انہیں یہ فیصلہ کرنے دیں کہ کہاں عطیہ دینا ہے، ملکیت اور ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیں۔

☆خدمت کے موسمی کاموں میں حصہ لیں:

خدمت کے کاموں میں مشغول ہونے کے لئے رمضان یا عید جیسے خاص مواقع کا استعمال کریں۔ پڑوسیوں کے لئے کھانا تیار کریں، ضرورت مندوں کو تحائف دیں، یا کمیونٹی صفائی کی تقریبات کا اہتمام کریں۔

☆ بیماروں اور بزرگوں سے ملاقات کریں:

اپنے بچوں کو بیمار اور بزرگوں کی عیادت اور دیکھ بھال کی اہمیت سکھائیں۔ اسلامی روایات میں ان مہربانیوں کو انتہائی اہمیت دی جاتی ہے۔

☆ بیماروں اور بزرگوں سے ملاقات کریں:

غربت، بھوک اور صاف پانی تک رسائی جیسے عالمی چیلنجوں کے بارے میں آگاہی پیدا کریں۔ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بین الاقوامی امدادی کوششوں کی حمایت کرنے کے طریقے تلاش کریں اور رضاکارانہ طور پر ان کا حصہ بنیں۔ ہمارے بچوں میں خدمت کا جذبہ پیدا کرنا ایک عظیم کوشش ہے ۔جو اسلامی اقدار سے ہم آہنگ ہے اور ان کی مجموعی کردار کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہمدردی، شکر گزاری اور ذمہ داری کو فروغ دے کر، ہم انہیں معاشرے کے ہمدرد اور باشعور افراد بننے کے لئے تیار کرسکتے ہیں۔ والدین کی حیثیت سے ہمارے پاس اپنے بچوں کے دل و دماغ کو ڈھالنے، مقصد کے احساس کو پروان چڑھانے کا یہ ایک بہترین اور نایاب موقع ہے جو نہ صرف انہیں فائدہ پہنچائے گا بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بنی نوع انسان کے محافظ کی حیثیت سے بھی اپنا کردار ادا کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ

مس فوزیہ بانو پرنسپل کیمپس ۴۸

جنت کا حصول

ایک دن علی بیٹھک میں بیٹھا ہوا اپنا سبق پڑھ رہا تھا۔ پاس ہی ابو بھی کرسی پر بیٹھے ہوئے اخبار پڑھ رہے تھے کہ اچانک علی ایک لفظ پر اٹک جاتا ہے اور اپنے ابو سے پوچھتا ہے ابو یہ لفظ کیا لکھا ہوا ہے ابو پڑھ کر بتاتے ہیں بیٹا یہ لفظ خدمت خلق لکھا ہوا ہے۔

علی: ابو اس لفظ کیا مطلب ہے؟

ابو: بیٹا خلق کے معنی ہیں پیدا کرنا اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کائنات کو خلق کیا ہے اور اس میں موجود چھوٹے سے چھوٹا ذرہ اور بڑے سے بڑا پہاڑ سب اللہ کی خلق یعنی تخلیق ہیں۔ اور اللہ کی سب سے خوبصورت اور عظیم تخلیق انسان ہے۔ اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ انسان اللہ کی بہترین اور اشرف مخلوق ہے۔

علی: ابو خدمت خلق سے کیا مراد ہے؟

ابو: بیٹا اللہ تعالی کی مخلوق کا خیال رکھنا ہی اصل میں خدمت خلق ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”بہترین مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں“۔ بیٹا! اللہ کے بندوں سے محبت کرنے سے اللہ تعالی راضی ہوتا ہے۔

علی: ابو اللہ تعالی نے اس دنیا میں کون کون سے ایسی چیزیں تخلیق کی ہیں جن کے ہم کام آسکتے ہیں؟

ابو: بیٹا اللہ تعالی نے اس دنیا میں جتنی جاندار مخلوق پیدا کی ہیں ان سب کا خیال رکھنا ہی خدمت خلق ہے۔

علی: ہم کس کس طرح ان کا خیال رکھ سکتے ہیں؟

ابو: بیٹا جیسا کے پودے بھی جاندار مخلوق ہیں تو پودوں کا خیال رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو پانی وقت پر دیا جائے، ان کے خوبصورت پھولوں کو نہ توڑا جائے، پرندوں کے دانہ پانی کا خیال رکھا جائے کسی بھی جانور کو اپنے ہاتھ سے کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔

علی: ابو جب ہم اللہ کی مخلوق کے کام آئیں گے تو اللہ ہمیں کیا تحفہ دیں گے؟

ابو: اللہ کا تحفہ بہت انمول ہے اور وہ جنت ہے جس میں اللہ تعالی نے اپنی بے شمار انمول نعمتیں رکھی ہیں اور یہ نعمتیں صرف اللہ کے نیک بندوں کو حاصل ہوں گی۔

علی: ابو میں جنت حاصل کرنے کے لیے اللہ کی ہر مخلوق کا خیال رکھوں گا پودوں کو وقت پر پانی دوں گا، کبھی پھول نہیں توڑوں گا اور جانوروں کے بھی دانہ پانی کا خیال رکھوں گا، کبھی کسی کو اپنی زبان اور ہاتھ سے کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ ان شاء اللہ

ابو: شاباش علی نماز کا وقت ہو گیا ہے میرے ساتھ نماز پڑھنے مسجد چلو۔

علی: جی ابو آج ہی سے جنت کے لیے کوشش شروع کر دیتا ہوں۔

مزمل شاہ
ممبر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

خوشنودیِ رَبّ۔۔۔ خدمت خلق!

ہم بہت سے لفظوں کے معنی اور مفہوم وہی سمجھتے ہیں جو ہماری نظروں سے گزرتے رہے ہیں یا جو ہمارے مشاہدے میں ہوں۔ اسی طرح خدمت خلق کو بھی ہم نے صرف چندہ اور کھالیں جمع کرنے، میّتوں کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرنے یا زخمیوں اور مریضوں کی دیکھ بھال کرنے تک ہی محدود کر لیا ہے۔ جبکہ خدمت خلق کے حوالے سے اسلام ایک وسیع نظریہ رکھتا ہے، جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے پیش کیا۔

اپنی ذات سے تکلیف نہ دینا

خدمت خلق کے تمام درجات میں یہ سب سے کم درجہ ہے، لیکن اُتنا ہی اہم بھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم یہ عذر پیش کریں کہ ہمارے پاس مالی خدمت کے لیے پیسہ نہیں یتیموں بیواؤں کی خبر گیری کا وقت نہیں لیکن یہ بات تو اختیار میں ہے کہ اپنی ذات سے کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ ہمارے نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ ہو۔

خوش اخلاقی

قرآن و سنت کی رو سے اخلاق کا تعلق ایمان باللہ سے ہے۔ اخلاق حسنہ کے بغیر انسان کی بڑی سے بڑی قربانی بھی اپنی تاثیر کھو دیتی ہے۔ مثلاً کسی نے اپنا مال راہ خدا میں خرچ کیا لیکن احسان جتایا، والدین کی خدمت کی لیکن بعد میں بدتمیزی کر دی، نوکر یا کام کرنے والوں کو کچھ دیا پھر بعد میں بے عزت کر دیا تو سب نیک عمل غارت ہو گئے۔ یعنی بہترین اخلاق سے پیش آنا بھی خدمت خلق ہے۔

وسعت قلبی

کسی کو کچھ دینے کے لیے مال سے زیادہ دل میں وسعت ہونا ضروری ہے۔ یعنی اللہ آپ کے مال کی مقدار نہیں بلکہ نیت دیکھتا ہے۔ مال کا صدقہ دینا یا کسی کی مالی اعانت کرنا دل سے مال کی محبت ختم کر دیتا ہے آدمی کا دل فیاض (کھلا) ہو جاتا ہے۔ جتنا اللہ نے دیا ہو اس میں سے خرچ کرتا ہے چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

خدمتِ خلق کس طرح کریں؟

☆ خدمت کا ایک انداز یہ ہے کہ انسان اپنا مال ضرورت مندوں کے لیے وقف کر دے۔

☆ دوسرا انداز یہ ہے کہ مال تو نہیں ہے لیکن اپنا وقت اور زندگی وقف کر دے۔

☆ تیسری صورت یہ ہے کہ نہ مال دے سکتا ہے نہ وقت لیکن اپنی کسی صلاحیت کے ذریعہ یا اچھا مشورہ دے کر لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

خدمتِ مخلوقِ خدا کے ذریعہ دوسروں کو نفع پہنچانا اسلام کی روح اور ایمان کا تقاضا ہے۔ پس شفقت و محبت، رحم و کرم، خوش اخلاقی، غم خواری و غم گساری خیر و بھلائی، ہمدردی، عفو و درگزر، حسن سلوک، امداد و اعانت اور خدمت خلق ایک بہترین انسان کی وہ عظیم صفات ہیں کہ جن کی بدولت وہ دین و دنیا اور آخرت میں کامیاب اور سرخرو ہو سکتا ہے۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو
ورنہ اطاعت کے لیے کم نہ تھے کرّوبیاں

﴿مس ناز کاشف کیمپس ۴۸﴾

تقاضا ایمان۔۔۔ خدمت خلق

اللہ تعالیٰ سورہ النساء آیت نمبر ۳۶ میں فرماتے ہیں

"اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبّر کرنے والے اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا"

خدمت خلق سے مراد اللہ کی مخلوق کی مدد ہے؛ صرف مالی مدد ہی نہیں بلکہ ان کو تعلیم دینا، کوئی ہنر سکھانا، بیمار کی عیادت کرنا، خوشی و غمی میں ان کے ساتھ شریک ہونا، اچھا مشورہ دینا، ان کے لیے دعا کرنا، نباتات کی دیکھ بھال اور پرندوں کے لیے خوراک، پانی اور سائے کا انتظام کرنا بھی مخلوق خدا کی خدمت میں شامل ہے۔ خدمت خلق یعنی اللہ کے کنبے کی بے لوث خدمت اور احسان، یعنی رضائے الٰہی کے لئے ہر کام کرنا۔

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: "بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور ناحق پکڑے جانے والے قیدی کو رہا کراؤ۔"

ایک دن آپؐ کہیں تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک بچے کو دیکھا جو دوسرے بچوں سے الگ تھلگ اور مغموم بیٹھا تھا۔ حضور ﷺ نے اس بچے سے پوچھا: "بیٹے! کیا بات ہے تم کیوں افسردہ ہو؟ بچے نے جواب دیا: میرا باپ مر چکا ہے، میری ماں نے دوسری شادی کر لی ہے، میرا کوئی سرپرست نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ محمد ﷺ تمہارے باپ ہوں، عائشہؓ تمہاری ماں ہوں اور فاطمہؓ تمہاری بہن۔ بچہ خوش ہو گیا اور رحمت عالم ﷺ نے اسے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔

آپ ﷺ گھر والوں، قرابت داروں، ہمسایوں سے حسن سلوک برتتے، مسکینوں کی خبر گیری کرتے، بیواؤں اور یتیموں کی امداد کرتے، رفاہی کاموں میں پیش پیش رہتے۔ غرض یہ کہ اللہ کے حکم کے مطابق ہر ذی روح سے رحمت، شفقت اور نرمی کا معاملہ کرتے لیکن جذبہ اخلاص و خیر خواہی کے ساتھ۔

حدیث شریف ہے کہ: "رحم کرو تم زمین والوں پر، رحم کرے گا آسمان والا تم پر"

خدمت خلق میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کا کردار بھی ممتاز نظر آتا ہے۔

مدینہ کے اطراف میں ایک کمزور نابینا عورت رہتی تھی۔ حضرت عمرؓ اس کے گھر اس کی خدمت گزاری کے لئے جاتے۔ ایک بار انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص ان سے بھی پہلے یہ خدمت سرانجام دے دیتا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ یہ کون شخص ہے جو مجھ سے بھی پہلے کارِ ثواب سے بہرہ یاب ہو جاتا ہے۔ کئی دنوں کی جدوجہد کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ یہ حضرت ابو بکرؓ ہیں جو اس ضعیفہ و کمزور کی خدمت کرتے ہیں۔ بے اختیار کہنے لگے۔ یا خلیفۃ رسول اللہ! قسم ہے، روز آپ ہی سبقت لے جاتے ہیں۔

قرآن میں اللہ قرض حسنہ قرار دیتا ہے ایسی خدمت خلق کو جس میں مسلم اپنا مال کسی دکھاوے اور تصنع سے پاک ہو کر صرف خالق کی رضا کے لیے خرچ کرے۔ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ قرآن کی عملی تفسیر ہے جہاں اہل عرب کو آقائے دو جہاں ﷺ کے عظیم الشان اور ہمہ گیر انقلاب نے یکسر بدل کر رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے اس انقلاب کی بنیاد انسانی ہمدردی، سماجی بہبود اور خدمت خلق کے اصولوں پر قائم کی۔

"اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے"۔ (سورہ المزمل آیت نمبر ۲۰)

خالق کی عبادت کے ساتھ حسن سلوک اسلام کی تعلیم اور نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کی زندگی سے عبارت ہے۔ صحابہ کرامؓ کے ایثار کی بھی تاریخ گواہ ہے، خود اللہ رب العزت نے ان کی اس صفت کا ذکر قرآن کریم میں کیا اور تعریف فرمائی۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ "انسانیت کی خدمت اور فرضِ ایمانی" ایک اہم اصول ہے جو اسلامی اخلاقیات کی بنیاد بناتا ہے اور ایک مومن مسلمان کی روزمرہ کی زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

خدمت خلق اخلاقیات کا ایک حصہ ہے اور مہربان ہونا ایک اچھا انسان ہونے کی نشانی ہے۔ بہت سے مختلف مذاہب اس کی تعلیم دیتے ہیں، لیکن اسلام اسے ایک خاص طریقے سے سکھاتا ہے۔ اسلام میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دوسروں کا خیال رکھنا خدا کے لیے محبت اور احترام ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

خدمت خلق انسان کے لیے کب آسان ہوتی ہے؟ یا جب اس کی اتنی فضیلت ہے تو اس ضمن میں یہ چیز بالکل واضح ہونی چاہیے کہ خدمت خلق کے جذبے سے مامور انسان لالچ و طمع، نفسانفسی، بے حسی اور نفرت سے پاک ہوتا ہے۔ ایسا انسان ہمدرد، قناعت پسند اور اچھا گمان رکھنے والا ہوتا ہے۔

بچوں میں یہ جذبہ پروان چڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں یہ بتایا جائے کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی خالصتاً اللہ رب العالمین کے لئے ہونی چاہیئے ذاتی غرض و شہرت، دکھاوا اور نمود و نمائش، داد و تحسین کی خواہش سے پاک خدمت ہی رب العالمین کے دربار میں قبول و مقبول ہوگی۔ بچوں میں خدمت خلق کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے چند ایک تجاویز آپ کے پیش نظر ہیں۔

عملی نمونہ پیش کریں

نبی کریم ﷺ نے پیغمبر بن کر جو دینِ اسلام پیش کیا وہ خود اس کا عملی پیکر تھے۔ جس بات اور عمل کا درس لوگوں کو دیتے خود اس کا عملی نمونہ بن کر دِکھاتے۔ اس لئے ہم جو توقعات اپنے بچوں سے رکھیں انہیں ان کے سامنے عملی طور پر پیش کریں، پھر چاہے وہ انفاق ہو یا دعوت الی اللہ، والدین کے حسن سلوک ہو یا اہل و عیال کے حقوق کی ادائیگی، بیواؤں کی خدمت ہو یا مسکین کی کفالت، صاحب حاجت کی اعانت ہو یا مریض کی عیادت، درخت لگانا ہو یا پرندوں کے لئے پانی کا انتظام۔ ہر معاملے میں پہلا قدم تو ہمیں ہی اٹھانا ہوگا۔

انفاق فی سبیل اللہ

بچوں کا جیب خرچ باندھیں اور اس میں سے ہی انفاق کی ترغیب دیں۔ انہیں یہ باور کرائیں کہ تھوڑا یا کم جو آپ کے پاس ہے اللہ کا دیا ہوا ہے اور اس ہی میں سے خرچ کر کے ہمیں اللہ کی خوشنودی حاصل کرنی ہے۔ اسکول یا محلے میں موجود بچوں کو عام برتنے کی چیزیں مل بانٹ کر استعمال کرنا سکھائیں اور ان ہی چیزوں کے دوران استعمال ٹوٹ جانے یا خراب ہو جانے پر اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دیں۔

کہانیاں سنائیں

بچوں کو نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور دنیا کے معروف و مشہور افراد کی کہانیاں سنائیں جو دوسروں کی مدد کرنے کے لئے مشہور ہیں۔

گھر کے بزرگوں کے کام کروائیں

اگر گھر میں بزرگ افراد موجود ہیں تو ان کے چھوٹے چھوٹے کام بچوں کے ذمہ لگائیں۔ ان کاموں کی بروقت ادائیگی پر ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کی ترغیب دیں کہ یہ ان پر بھی واضح ہو کہ بزرگوں کے دم سے ہی گھر میں رونق بھی ہوتی ہے اور برکت بھی۔

رفاہ عامہ کے کام کروائیں

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال خیر کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے: ایسا صدقہ جس کا فیض جاری رہے، ایسا علم جس سے استفادہ باقی رہے اور صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔ (مسلم)

یہ نبی ﷺ کی ہی تعلیمات تھیں کہ حضرت عمر نے خیبر میں ملی ہوئی زمین کی پیداوار اور حضرت عثمان غنیؓ نے کنواں خرید کر عوام کے لئے وقف کر دیا۔ اپنی رہنمائی میں بچوں کے ساتھ محلے میں بلب لگائیں، مسجد کی صفائی کریں، اگر کوئی کام مرمت طلب ہو اس کریں، محلے کے بچوں کے لئے لائبریری بنوائیں، انہیں لکھنا سکھائیں اور کھیلنے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام کریں۔

پودوں کی حفاظت اور چرند پرند کا خیال

بچوں کو پودے لگانے اور ان کی حفاظت و خیال رکھنا سکھائیں، ان کی دوستی پودوں سے کرانے کے لئے ان کے احساسات پر مبنی کہانیاں سنائیں۔ گھر میں موجود پالتو جانوروں اور آزاد چرند پرند کی دیکھ بھال کی طرف توجہ دلائیں۔ ان کے لئے بروقت خوراک اور پانی اور سایہ دار جگہ کا انتظام ان کے ذمہ لگائیں۔

حوصلہ افزائی کریں

بچوں کو ہر چھوٹے بڑے عمل کو سراہیں، انکی حوصلہ افزائی کریں، ممکن ہو تو کبھی کبھی انعام دیں اور اس عمل کی اللہ کے دربار میں قبولیت کی دعا ان کے ساتھ مل کر کریں۔ اگر کبھی وہ کام نہ کر سکیں تو ان کی حوصلہ شکنی کرنے کی بجائے مثبت انداز میں رغبت دلائیں اور اس سے ملنے والے اجر کی یاد دہانی کروائیں۔

بچوں کی معاشرتی ترقی کا دار و مدار خود ان کے اندر موجود صلاحیتوں اور والدین کی حوصلہ افزائی پر ہوتا ہے۔ انہیں اچھے تجربات، سوجھ بوجھ اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سیکھیں۔ بچوں کو راہنمائی فراہم کرنے کی ذمہ داری والدین کے ساتھ اساتذہ پر بھی عائد ہوتی ہے۔ معاشرتی تربیت کے لحاظ سے قدم قدم پر بچوں کو ان کی مدد کی اشد ضرورت ہوتی ہے تاکہ جسمانی اور ذہنی نشو و نما کے ساتھ ساتھ وہ معاشرتی پختگی بھی حاصل کر سکیں۔ چنانچہ والدین اور اساتذہ کو اس ضمن میں اپنے حصے کا کردار احساس ذمہ داری اور بھرپور دیانت داری سے سر انجام دینا چاہیے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کم نہ تھے کروبیاں

الماس حسین پرنسپل کیمپس ۱

فلسطین

آپ کے بچے چاہے آپ سے پوچھیں یا نا پوچھیں، آپ انہیں یہ ضرور بتایا کیجیے کہ ہم فلسطین سے اس لیے محبت کرتے ہیں کہ

- یہ فلسطین انبیاء علیہم السلام کا مسکن اور سرزمین رہی ہے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فلسطین کی طرف ہجرت فرمائی۔
- حضرت داؤد علیہ السلام نے اسی سرزمین پر سکونت رکھی اور یہیں اپنا ایک محراب بھی تعمیر فرمایا۔
- حضرت سلیمان علیہ اسی ملک میں بیٹھ کر ساری دنیا پر حکومت فرمایا کرتے تھے۔
- چیونٹی کا وہ مشہور قصہ جس میں ایک چیونٹی نے اپنی باقی ساتھیوں سے کہا تھا "اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں گھس جاؤ" یہیں اس ملک میں واقع عسقلان شہر کی ایک وادی میں پیش آیا تھا جس کا نام بعد میں "وادی النمل–چیونٹیوں کی وادی" رکھ دیا گیا تھا۔
- حضرت زکریا علیہ السلام کا محراب بھی اسی شہر میں ہے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی ملک کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اس مقدس شہر میں داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے اس شہر کو مقدس اس شہر کے شرک سے پاک ہونے اور انبیاء علیہم السلام کا مسکن ہونے کی وجہ سے کہا تھا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اُن کی قوم نے قتل کرنا چاہا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں اسی شہر سے آسمان پر اُٹھا لیا تھا۔
- اس شہر میں وقوع پذیر ہونے والے قصوں میں سے ایک قصہ طالوت اور جالوت کا بھی ہے۔
- فلسطین کو نماز کی فرضیت کے بعد مسلمانوں کا قبلہ اول ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ہجرت کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام دوران نماز ہی حکم ربی سے آقا علیہ السلام کو مسجد اقصیٰ (فلسطین) سے بیت اللہ کعبہ مشرفہ (مکہ مکرمہ) کی طرف رخ کرا گئے تھے۔ جس مسجد میں یہ واقعہ پیش آیا وہ مسجد آج بھی مسجد قبلتین کہلاتی ہے۔
- حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم معراج کی رات آسمان پر لے جانے سے پہلے مکہ مکرمہ سے یہاں بیت المقدس (فلسطین) لائے گئے۔
- سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اقتداء میں انبیاء علیہم السلام نے یہاں نماز ادا فرمائی۔ اس طرح فلسطین ایک بار پھر سارے انبیاء کا مسکن بن گیا۔
- سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ زمین پر سب سے پہلی مسجد کونسی بنائی گئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسی؟ (مسجد بنائی گئی تو) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد الاقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔ میں نے پھر عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس برس کا اور تو جہاں بھی نماز کا وقت پالے، وہیں نماز ادا کرلے پس وہ مسجد ہی ہے۔
- وصال حبیبنا صل اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ارتداد کے فتنہ اور دیگر

کئی مشاکل سے نمٹنے کیلئے عسکری اور افرادی قوت کی اشد ضرورت کے باوجود بھی ارض شام (فلسطین) کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیار کردہ لشکر بھیجنا بھی ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے۔

- اسلام کے سنہری دور فاروقی میں دنیا بھر کی فتوحات کو چھوڑ کر محض فلسطین کی فتح کیلئے خود سیدنا عمر کا چل کر جانا اور یہاں پر جا کر نماز ادا کرنا اس شہر کی عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔ دوسری بار بعینہ معراج کی رات بروز جمعہ 27 رجب 583 ھجری کو صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں اس شہر کا دوبارہ فتح ہونا بھی ایک نشانی ہے۔
- بیت المقدس کا نام قدس قران سے پہلے تک ہوا کرتا تھا، قرآن نازل ہوا تو اس کا نام مسجد اقصیٰ رکھ گیا۔ قدس اس شہر کی اس تقدیس کی وجہ سے ہے جو اسے دوسرے شہروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس شہر کے حصول اور اسے رومیوں کے جبر و استبداد سے بچانے کیلئے 5000 سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے جام شہادت نوش کیا۔ اور شہادت کا باب آج تک بند نہیں ہوا، سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے۔ یہ شہر اس طرح شہیدوں کا شہر ہے۔
- مسجد اقصیٰ اور بلاد شام کی اہمیت بالکل حرمین الشریفین جیسی ہی ہے۔ جب قران پاک کی یہ آیت (والتین والزیتون وطور سینین وھذا البلد الامین) نازل ہوئی تو ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے بلاد شام کو "التین" انجیر سے، بلاد فلسطین کو "الزیتون" زیتون سے اور الطور سینین کو مصر کے پہاڑ کوہ طور جس پر جا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ پاک سے کلام کیا کرتے تھے سے استدلال کیا۔ اور قران پاک کی یہ آیت مبارک (ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر أن الأرض يرثها عبادي الصالحون) سے یہ استدلال لیا گیا کہ امت محمد حقیقت میں اس مقدس سرزمین کی وارث ہے۔ فلسطین کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے یہاں پر پڑھی جانے والی ہر نماز کا اجر 500 گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔
- نبی ﷺ کی آزاد کردہ خاتون حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں مسئلہ بتا دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ حشر نشر کی سرزمین ہے۔ وہاں جا کر نماز پڑھا کرو کیوں کہ اس جگہ میں ایک نماز پڑھنا کسی اور جگہ ہزار نمازیں پڑھنے کی طرح ہے۔“ میں نے عرض کیا: یہ فرمائیے کہ اگر مجھے سفر کر کے وہاں جانے کی طاقت نہ ہو (تو کیا کروں؟) فرمایا: ”اس مسجد کے لیے تیل بھیج دو جس سے اس میں چراغ جلائے جائیں، جس نے یہ کام کیا، وہ بھی ایسے ہی ہے جیسے وہ شخص جو (زیارت کے لیے) وہاں گیا۔“ سنن ابن ماجہ 1407

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے کجاوے نہ باندھے جائیں۔ (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد حرام، دوسرے رسول اللہ ﷺ کی مسجد اور تیسری مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔ صحیح بخاری 1189

پروفیسر سرفراز احمد معین

بشکریہ

مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

سلسلہ

ہم سے پوچھیے

سوال: السلام علیکم

جیسے کہ سب جانتے ہیں کہ بچوں کے امتحانات کافی قریب آچکے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ بچوں کو امتحانات کی تیاری مؤثر انداز میں کیسے کروائیں؟ بطور والدین ہم کیسے ان کے ساتھ معاونت کرسکتے ہیں۔

جواب: وعلیکم السلام

امتحانات کا وقت نا صرف بچوں کے لیے بلکہ ان کے والدین کے لیے بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ سب ہی تیاریوں میں مصروف ہوتے ہیں اور بہتر سے بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں ہوتے ہیں۔ چونکہ بیک وقت اسکول کے ساتھ ساتھ امتحان کی تیاری بھی ہو رہی ہوتی ہے تو اکثر بچوں کو اپنے کام منظم انداز میں ترتیب دینے میں دشواری ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے پڑھائی ٹھیک طریقے سے نہیں ہوپاتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ امتحانات سے قبل ہی ایک روٹین یا شیڈول بنالیا جائے جس میں ہر کام ترتیب اور اوقات کے لحاظ سے لکھا جائے اور کسی ایسی جگہ چسپاں کیا جائے جہاں باآسانی دیکھا بھی جاسکے اور عمل بھی کیا جاسکے۔ اس میں مضامین کے حساب سے مزید کالم بھی شامل کیے جاسکتے ہیں جس میں ہر دن کے حساب سے مضامین کو وقت دیا جائے تاکہ بروقت تیاری مکمل ہوسکے۔

اکثر لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر امتحانات قریب ہوں تو پڑھائی کہ علاوہ تمام سرگرمیاں ترک کردینی چاہئیں تاکہ یکسوئی سے پڑھائی کی جاسکے۔ لیکن یہ خیال درست نہیں۔ بچوں کو اپنے ذہن کو تروتازہ رکھنے اور Motivated رہنے کے لیے پڑھائی کے علاوہ بھی دیگر سرگرمیوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بھی کھیل یا کام بچے شوق سے کرتے ہیں اس کو مکمل طور پر ترک نہیں کردینا چاہیے، البتہ عمومی طور پر جو وقت اس میں لگایا جاتا ہے اس میں کمی کی جاسکتی ہے۔۔ اس میں لگایا جاتا ہے اس میں کمی کی جاسکتی ہے۔

امتحانات کے دوران بچوں کی خاص طور پر حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ پُراعتماد ہو کر تیاری کریں اور امتحان میں بہتر کارکردگی دکھا سکیں۔

امتحانات کے دنوں میں نیند اور غذا کا بھرپور خیال رکھنا بھی بے حد اہم ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچے مصروفیت کی وجہ سے کھانا ٹھیک سے نہیں کھاتے اور رات کو دیر تک پڑھنے لیے جاگتے بھی رہتے ہیں جس سے ان کی ذہنی صلاحیتیں بہت حد تک متاثر ہوتی ہیں۔ ایک ریسرچ کے مطابق رات کی مکمل نیند کے بغیر ہمارا دماغ معلومات کو درست انداز میں منظم نہیں کرسکتا اور نا ہی یاد کی ہوئی معلومات کا درست طریقے سے استعمال کرسکتا ہے جس کی وجہ سے بچے اکثر شکایت کرتے ہیں کہ امتحان کے دوران اچھی طرح سے یاد کیا ہوا مواد بھول گئے یا لکھتے ہوئے چکر آنے لگے وغیرہ۔

طاقت کی غذاؤں کو بھی خوراک میں استعمال کیا جائے جو یاداشت اور ذہانت کے لیے مفید ثابت ہوں۔ ناقص خوراک اور بازار کے کھانے صحت اور توجہ دونوں کو متاثر کرتے ہیں۔

امتحان کی تیاری کے ساتھ ساتھ والدین کے لیے یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ وہ امتحانات کے نتائج کو قبول کریں اور بچوں کو پڑھائی کے غیر ضروری دباؤ سے محفوظ رکھیں۔ ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کریں اور بہتر کارکردگی کی ترغیب دیں۔ پڑھائی کا غیر ضروری دباؤ بچوں کی شخصیت کو منفی انداز میں متاثر کرتا ہے اور پڑھائی کو وہ ایک بوجھ کے طور پر لینے لگتے ہیں۔

امید ہے کہ دی گئی تجاویز تمام ہی بچوں اور والدین کے لیے مفید ثابت ہوں گی۔

آمنہ کامران

ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں !!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے۔۔۔

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔

آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

UPSS
Shaping the leaders of Ummah

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write ups at
mcd@usman.edu.pk

usman.edu.pk | usmanschool | usmanpublicschoolsystem